Rohtas Mahila College, Sasaram

Dr. S. K. Jabeen

Dept of Urdu

Topic: Tanqeedi Nazariyat by Prof Ehteshaam Husain

[Urdu Hon's B. A., Part-III, PAPER -VI]

Scanned with CamScanner

تنقیدی نظریات

(پروفیسر احتشام حسین)

پروفیسر احتشام حسین اردو تنقید کی دنیا میں ایک بلند پایہ نقاد اور دانشور کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ اردو دنیا کو مارکسی وسماجی نظریات سے واقف کرانے اور سائنٹفک تنقید کی بنیاد رکھنے کا سہرا پروفیسر احتشام حسین کے سر جاتا ہے۔ انہوں نے ادب کے بنیادی پہلوؤں پر تفصیل سے بحث کی ہے اور ان کے یہاں تجزیے کی گہرائی کا بھی احساس پایا جاتا ہے۔ تنقید ان کے نظر میں ایک مشکل فن ہے۔ اس میں بڑی وسعت ہے۔ نقاد کے فرائض متنوع ہیں۔

پروفیسر احتشام حسین کے بارے میں یہ ایک عام رائے ہے کہ وہ اپنے اصول نقد میں سخت گیر تھے اور یہ اصول نقد مارکس کے تاریخی، مادی ارتقاء کے تصور پر بھی اساس رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا تصور جمال یا تصور فن بھی مارکسی بنیادوں پر ہی استوار ہے۔ ان میں کوئی شک نہیں کہ مارکسی فلسفہ وفکر کے تئیں پروفیسر احتشام حسین کا ذہن قطعی واضح تھا اور ان میں مجنوں گورکھپوری اور ممتاز حسین سے زیادہ گہری فہم تھی جو چیزوں کو اپنے دیگر متعلقات کی روشنی میں دیکھتی، سمجھتی اور جانچتی ہے۔

پروفیسر احتشام حسین کا تاریخ وتہذیب کا مطالعہ نہ صرف یہ کہ گہرا تھا بلکہ ان کے ادبی مطالعات میں یہ علوم ایک اہم کردار بھی ادا کرتے ہیں۔ تخلیق ان کے نزدیک نہ تو مقصود بالذات تھی اور نہ ترغیب عمل سے آزاد۔ بلکہ وہ ایک ایسا ذہنی عمل ہے جو شعور اور

Scanned with CamScanner

ارادے کے تابع ہے اور جس کا مقصد ہی اپنے تجربے کی تعمیم، نیز اپنے تجربوں میں دوسروں کی شمولیت ہے۔ تعمیم میں افادیت کا پہلو بھی مخفی ہے۔ جبکہ شمولیت کے دوسرے معنی بغیر کسی ابہام کی رعایت کے لطف اندوزی کے ہیں۔ پروفیسر احتشام حسین کے نزدیک ہر اہم شاعری ان دونوں شرائط پر پوری اُترتی ہے اور اسی تعمیم کی بنا پر اس میں آفاقیت اور ہمہ گیریت بھی پیدا ہوتی ہے۔ پروفیسر احتشام حسین کی نظر میں فلسفی مزاج نقاد تنقید کرنے والوں کی رہنمائی کرنا چاہتا ہے جو ادبی پرکھ کے طریقے بتاتا ہے، حسن و قبح کے اصول وضع کرتا ہے، تجزیہ اور تحلیل کے قاعدے بناتا ہے اور تنقید کے مقصد اور حدود سے بحث کرتا ہے۔ یہ سب باتیں ادبی تنقید کے دائرے میں آجاتی ہیں اور کسی نہ کسی شکل میں ادب فہمی میں مدد دیتی ہے۔

پروفیسر احتشام حسین کے مطابق نقاد ادیب کے نقطۂ نظر اور فنی کارنامے کو سمجھتے ہوئے بہت کچھ اور بھی سمجھتا ہے۔ وہ ادب اور زندگی کے تعلق کا مطالعہ خاص طور سے کرتا ہے اور اسی تعلق کی روشنی میں ادبی کارناموں کی اہمیت کا اندازہ لگاتا ہے اور انہیں تمدن کا جزو بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح کھرے اور کھوٹے کی تمیز کرنا نقاد کا کام ہے۔ اگر ادیب خود اس کام کو انجام دے سکتا تو نقاد کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

پروفیسر احتشام حسین کے خیال میں نقاد کی ذمہ داری تخلیق کار سے زیادہ ہے۔ لہذا وہ لکھتے ہیں:-

"ایک لحاظ سے نقاد کا کام مصنف سے زیادہ مشکل ہوتا ہے کیونکہ اس کی ذمہ داریوں اور تنقیدوں کے اس انبار کو دیکھتے ہوئے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جو ہر تصنیف کے گرد جمع ہو جاتا ہے۔ ایک اچھا نقاد نہ تو انہیں نظر انداز کر سکتا ہے اور نہ انہیں کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے جب وہ اصول نقد معین کرنے کی کوشش کرے گا تو جہاں اس کے لئے

Scanned with CamScanner

ادب اور ادیب کو اچھی طرح جاننا اور سمجھنا ضروری ہوگا، وہیں ہر عہد میں ادب کے متعلق جو رائیں پیش کی گئی ہیں ان کا سمجھنا بھی ضروری قرار پائے گا۔"

پروفیسر احتشام حسین کے مذکورہ اقتباس کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ نقاد کی ذمہ داری تنقید کے دوران یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کی نگاہ حقیقتوں کے اس پیچیدہ راستے سے ہو کر گزرے اور وہ ان تمام اثرات کا پتہ لگائے جنہوں نے ادب کے شعبوں کو مرتب کیا تھا۔

تنقید کے معاملے میں بنے بنائے اصول پر چل کھڑا ہونا قدرے آسان ہوتا ہے لیکن اصولوں کو بنانا دشوار کن امر ہے۔ اس کے لئے غیر معمولی ذہانت اور علمی گہرائی کی ضرورت ہے۔ جب کوئی قاری جو بھی تنقید کرنا چاہتا ہے وہ جب کسی ادب کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے ذہن میں بعض ایسے سوالات پیدا ہوتے ہیں جو تقریباً تمام نقادوں کے یہاں قدر مشترک ہوتے ہیں۔

نقاد کو ہر دور میں نئے اصول تنقید کی ضرورت پڑتی ہے اور اس کے سوا بھی چارہ نہیں کہ تنقید کو تاریخ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جائے اور اس کے اصولوں کو اس طرح مرتب کیا جائے کہ زیادہ سے زیادہ قاری ادب سے لطف اندوز ہو سکے۔ محض انفرادی پسند کی بنیاد پر تنقیدی اصول بنا لینا غیر دانشمندانہ کام ہے۔ تنقید کے تو ایسے انوکھے اصول بن سکتے ہیں کہ چند انسان اس کی ندرت اور جدت پر سر دھنیں۔

تنقید کی اصول سازی گرچہ دشوار کن امر ہے لیکن اس کے باوجود معمولی سے معمولی تنقید نگار بڑی جسارت سے دوٹوک فیصلے کر دیتا ہے۔ اصول تنقید پر غور کرتے ہوئے ان تاریخی قوتوں کو ہمہ وقت پیش نظر رکھنا چاہئے جن کی وجہ سے ادب وجود میں آتا ہے جن سے تنقید کی صلاحیت وجود میں ہوتی ہے جن سے انسانی تہذیب بنتا ہے جس کے لئے انسان ہر دور میں بیقرار رہتا ہے۔

Scanned with CamScanner